بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۳۴

فون ۴۴۹

جلد ۷۲ ۔ جمعرات ۲۴ شوال ۱۴۰۳ھ ۔ ۴ ظہور ۱۳۶۲ھش ۔ ۴ اگست ۱۹۸۳ء ۔ نمبر ۱۷۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۳ ظہور/اگست ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے الحمدللہ

احباب کرام سے التماس ہے کہ وہ خصوصی توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

خطبہ جمعہ

میں جماعت کو بار بار نصیحت کرتا ہوں کہ جو کچھ بھی سر سے گزر جائے پرواہ نہ کریں اور پورے صبر کیساتھ اپنے مسلک پر قائم رہیں

جب قوموں کو صبر کے دوسرے واسطہ ہو تو پھر دنیا کی کوئی طاقت بھی انکے صبر کے پیمانہ کو لبریز نہیں کر سکتی

ان کے صبر کا پیمانہ اگر چھلکتا ہے تو دعاؤں میں آنسوؤں کے ذریعہ چھلکتا ہے، ظلم کے بدلہ ظلم کی صورت میں کبھی نہیں چھلکتا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کا جو رستہ تجویز فرمایا ہے اس کو پکڑے رکھیں۔ صبر کے نتیجہ میں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک احمدیت پھیل جائے گی

یہی وہ پیغام ہے جو آنحضور مومنین کو دینا چاہتے ہیں، اور یہی وہ مضمون ہے جو سورۃ عصر میں بیان ہوا ہے جو راتوں کو دن بنانے والا مضمون ہے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۲۲ شہادت ۱۳۶۲ھش مطابق ۲۲ اپریل ۱۹۸۳ء

بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی۔ ربوہ

نوٹ:۔ یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہے

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

"میں نے گذشتہ سے پیوستہ خطبہ جمعہ میں والعصر کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے اس سورۃ کے دوسرے حصہ کے بعض مضامین خصوصیت کے ساتھ احباب جماعت کے سامنے پیش کئے تھے۔

اس کے متعلق مجھے

ایک دوست کا خط

موصول ہوا جس سے یہ پتہ لگا کہ والعصر کے متعلق جب میں بعض باتیں بیان کر رہا تھا تو اسمیں مجھ سے دو غلطیاں سرزد ہوئیں۔ خط لکھنے والے دوست کا میں بہت ممنون ہوں کیونکہ وہ غلطی ایسی ہے کہ اس کا پہلا حصہ خصوصاً اس نوعیت کا ہے کہ اس کی اصلاح ہونی ضروری ہے[1]۔ اس دوست نے مجھے لکھا کہ والعصر کے متعلق میں نے یہ جو کہا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے ہزار سال مراد لئے ہیں تو یہ درست نہیں ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ والعصر کے اعداد ایک ہزار نہیں بنتے بلکہ لَفِیْ خُسْرٍ کے اعداد ایک ہزار (عملاً تو وہ ۹۸۰ بنتے ہیں لیکن تقریباً ایک ہزار) بنتے ہیں۔ انہوں نے جب اس بات کی نشاندہی کی تو اس سے ایک تو یہ فائدہ پہنچا کہ اس غلطی کا بروقت علم ہو گیا اور دوسرے جماعت کے سامنے اس کی تصحیح ضروری سمجھی گئی۔

ہر چند کہ نسیان اور بھول چوک کے نتیجہ میں جو غلطی ہو وہ قابل مواخذہ نہیں ہوتی لیکن بعض مقامات ایسے ہوتے ہیں کہ وہاں غلطی پھیل کر عام ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے اور پھر بعض مقام ایسے ہوتے ہیں جن کی طرف غلط بات منسوب کرنا خواہ بھول کے نتیجہ ہی میں کیوں نہ ہو نہایت سنگین بات بنتی ہے۔ اس لئے بھول چوک اپنی جگہ

[1] خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ اپریل کا مسودہ چونکہ اس وقت تیار کیا جا رہا تھا اس لئے اس حصہ کی درستی کر دی گئی تھی (مرتب)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن اس محل اور موقعہ پر کہ

خلیفۂ وقت کا خطبہ

ہو رہا ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف بات منسوب کی گئی ہو یہ بھول چوک بھی اپنی ذات میں ایک بڑی غلطی ہے۔ اس سلسلہ میں جہاں تک استغفار کا تعلق ہے وہ تو میرا اپنے ربّ کے سامنے ہے لیکن جہاں تک وضاحت کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کے سامنے وضاحتاً پیش کروں کہ کیوں ایسا ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر کشفاً سورۂ عصر کی جو تفسیر بیان فرمائی اس میں یہ بات خاص طور پر بیان کی گئی کہ اس سورۃ کے اندر جو اعداد ہیں ان میں بہت بڑی حکمتیں مضمر ہیں۔ مثلاً آپ نے اس سورۃ کے پورے اعداد سے یہ استنباط فرمایا ہے کہ آدم سے لے کر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال

تک چار ہزار سات سو اُنتالیس برس کا عرصہ گزرا ہے اور فرمایا کہ یہ اس لئے کہ اس سورۃ کے شروع سے آخر تک کے جو اعداد ہیں وہ چار ہزار سات سو اُنتالیس بنتے ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ یہ علم مجھے اللہ تعالیٰ نے کشفاً عطا فرمایا ہے کہ یہ وہ زمانہ ہے جو آدم سے لے کر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ۲۳ سالہ زمانہ نبوت کے آخر تک بنتا ہے۔

جب مَیں نے اس دوست کا خط پڑھا تو مجھے یاد آگیا کہ میرے ذہن میں یہ اشتباہ کیوں پیدا ہوا تھا۔ بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب ایک تفسیر پیش فرماتے ہیں تو وہ تفسیر اتنی خیال انگیز ہوتی ہے کہ اُس سے آگے بہت سے دوسرے گوشے بھی روشن ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور انسان کی توجہ

تفسیر کے بعض نئے نئے پہلوؤں

کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ چونکہ کچھ عرصہ پہلے مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کی روشنی میں اس سورۃ پر غور کیا تھا اس لئے میرے ذہن میں جو دو باتیں نمایاں طور پر سامنے آئیں وہ اس غلطی کا موجب بنیں۔ چنانچہ ایک زمانہ کے بعد مَیں نے غلطی سے یہ سمجھا کہ یہ تفسیر مَیں نے مسیح موعود علیہ السلام کی پڑھی تھی حالانکہ وہ خود اس تفسیر پر مبنی تھی مگر تھی میری اپنی تفسیر۔ وہ کیا تھی وہ بیان کرنے سے پہلے مَیں کچھ اور باتیں وَالْعَصْرِ سے متعلق بتانا چاہتا ہوں۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے یہ بات کھول دی ہے ۸ اپریل کے خطبہ میں سورۃ العصر کے آخری حصہ کی طرف میری توجہ زیادہ تھی اور مَیں جماعت کو خصوصیت کے ساتھ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ کے مضمون کی طرف متوجہ کرنا چاہتا تھا اس لئے اُس خطبہ کا پہلا حصہ محض سرسری طور پر مذکور ہوا لیکن وہ ایک بہت ہی دلچسپ قصہ ہے اور اپنی ذات میں اِس لائق ہے کہ اس کے متعلق نسبتاً زیادہ کھول کر بات جماعت کے سامنے پیش کی جائے۔

عصر کا لفظ ایک حیرت انگیز لفظ ہے جو مجموعۂ تضادات ہے یعنی اس کے معنوں میں ضدّین پائی جاتی ہیں مثلاً عصر کا ایک مطلب ہے نچوڑنا اور ایک مطلب ہے عطا کرنا یعنی انسان کسی چیز کو نچوڑ کر رس حاصل کرتا ہے یہ بھی عصر کا مطلب ہے اور کسی پر فیض جاری کرے یہ بھی عصر کا مطلب ہے۔

اور یہ دونوں معنے اکٹھے ہو جاتے ہیں جب یہ کہا جاتا ہے کہ عصر کے معنے ایسی

گھنگھور گھٹا

کے ہیں جو پانی سے خُوب بھری ہوئی ہو اور وہ کھل کر برسے۔ پھر ایسے موقع پر اہلِ عرب عصر مصدر سے فعل نکالتے ہیں اور عَصَرَ کا مطلب یہ لیتے ہیں کہ ایسی گھنگھور گھٹا جو خُوب کھل کر برسے۔ اس میں نچوڑنے کے معنے بھی آگئے اور عطا کے معنے بھی آگئے۔

اور اس کے بالکل برعکس معنے بھی عصر کے لفظ میں پائے جاتے ہیں اور وہ ہیں روک رکھنا اور ایک فیض یا تعلق کو دوسرے تک پہنچنے نہ دینا، کسی کے رستے میں حائل ہو کر اس کو محروم کر دینا۔ مثلاً ایک انسان فیض رساں ہو اس کے رستہ میں کوئی آکر کھڑا ہو جائے اور اس کے فیض کو دوسرے تک پہنچنے نہ دے۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے جو کچھ عطا کیا ہو اُسے وہ اپنے تک محدود کر لے اور کنجوسی کے ساتھ اپنے تک روک رکھے یہ بھی عصر کے معنوں میں شامل ہے۔

پس دیکھئے پہلے معنی اور دوسرے معنی میں بالکل ضد پائی جاتی ہے۔ اسی طرح عصر کا معنی صبح سے لے کر سورج کے زوال تک کا وقت بھی ہے یعنی جب سورج چڑھ رہا ہو اور کائنات کو منوّر کر رہا ہو اور اپنے عروج کی طرف رواں ہو اس وقت کو بھی عصر کہا جاتا ہے۔ اور پھر بالکل اس کے برعکس سورج کے زوال سے لے کر غروب تک کا زمانہ بھی عصر کے معنوں میں شامل ہے۔ عرب دونوں وقتوں کے لئے عصر کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ پھر عصر کے لفظ میں ایک اَور عجیب ضد یہ پائی جاتی ہے کہ دن کے لئے بھی عصر کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے اور رات کے لئے بھی۔

پس سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ لفظ جو مجموعہ ضدّین ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے اس موقع کے لئے کیوں منتخب فرمایا۔ اگر آپ غور کریں تو یہ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثتِ اُولیٰ اور بعثت ثانیہ کے مضمون کو بیان کرنے کے لئے اس سے بہتر اَور کوئی لفظ نہیں ہو سکتا تھا۔ دُنیا کی کوئی زبان ایسا لفظ پیش نہیں کر سکتی، ایسا لفظ دکھانے سے عاجز ہے جو اکیلا اس سارے مضمون کو بیان کرنے کے لئے کافی ہو۔

چنانچہ یہ وہ مضمون ہے جو اس ساری سورۃ کے اعداد سے نکلتا ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشفاً

اللہ تعالیٰ سے علم پاکر

بیان فرمایا یعنی آدم کے زمانہ سے لے کر اگر اُسے انسانیت کے طلوع کا زمانہ قرار دیا جائے اُس وقت تک جب کہ زمانہ ڈھل رہا تھا اور شام آگئی تھی اس عصرِ انسانی کے آخر پر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت ہوئی۔ اس حقیقت کے اظہار کے لئے پھر عصر کا لفظ صحیح بنتا ہے اور جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے اعداد کے لحاظ سے بھی اس تمام زمانہ پر اس سورۃ کا مضمون صحیح اطلاق پاتا ہے۔

اس کا دوسرا پہلو ہے جس کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں نئے سورج کے طلوع اور طلوع سے لے کر عروج پانے سے ہے۔ عصر کا یہ لفظ اس زمانہ کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ اور پھر عصر سے مراد رات بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظاہر ہونے کے بعد پھر بھی ایک رات آنی تھی اور اس رات کے مضمون کو بھی اسی عصر کے لفظ میں بیان کر دیا گیا۔ مَیں نے جو استنباط کیا تھا جس سے اشتباہ پیدا ہوا اور بعد میں خود مَیں بھول گیا وہ کَفٰی خُسْرٍ کے اعداد اور عصر کے مضمون کے تعلق میں تھا۔ جیسا کہ مَیں نے بیان کیا عصر کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک معنی رات بھی ہے تو اس سے میرا استنباط یہ ہے کہ رات کا مضمون تو گھاٹے اور نقصان کا مضمون ہے اس لئے اگر اس سورۃ میں اعداد بھی بیان کیے گئے ہیں اور اعداد پر غور کرنے سے معنے ہاتھ آ سکتے ہیں تو لفی خسرٍ کے اعداد کو دیکھا جائے تو وہ رات کے مضمون کو ظاہر کریں گے اور وہ نو سو اسّی بنتے ہیں یعنی وہ رات جو زمانہ نبویؐ کے کچھ عرصہ کے بعد شروع ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ہی اس کی تعیین فرما دی تھی۔ آپؐ نے فرمایا تھا پہلے تقریباً تین سو سال

روشنی کا زمانہ

ہوگا اُس کے بعد جو رات آنی ہے اس کا عرصہ کتنا ہوگا اس لیے لفی خسرٍ کے اعداد کو دیکھا جائے جو رات کے مضمون کا بدل ہے اور وہ ۹۸۰ بنتے ہیں گویا اس لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ بارہ سو اسّی (۱۲۸۰) بنتا ہے اور یہی وہ زمانہ ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ظاہر ہوئے۔

یہ تھا میرا استنباط لیکن وقت گزر جانے کے بعد آہستہ آہستہ، اصل میں چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر ذہن پر غالب تھی اس لیے غلطی سے میں نے اس حصہ کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کر دیا حالانکہ ان معنوں میں اس وضاحت کے ساتھ آپ نے یہ تفسیر نہیں فرمائی اگرچہ من جملہ یہ ضرور بیان فرمایا ہے کہ اصل میں میرا زمانہ مراد ہے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھی تفسیر کبیر میں اس مضمون کو کھول کر بیان فرمایا ہے کہ سورہ عصر میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دورِ اوّل کا بھی ذکر ہے اور دورِ آخر کا بھی ذکر ہے۔

جہاں تک اعداد کا تعلق ہے میں جماعت کو یہ تنبیہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مضمون احتیاط کا مضمون ہے اور یہ مقام احتیاط کا مقام ہے۔ جن لوگوں کو یہ جنون ہو جاتا ہے کہ ہر لفظ کے اعداد نکالیں اور اس سے کچھ مضمون باندھنے کی کوشش کریں وہ بسا اوقات غلطی کر جاتے ہیں اور بعض دفعہ ایسے ایسے لغو مضمون سامنے لے آتے ہیں جن کا قرآن کریم سے کوئی دُور کا بھی تعلق نہیں ہوتا۔ اس لیے اصل محکم بات وہی ہے جو اللہ تعالیٰ عطا فرمائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اعداد کی طرف توجہ فرمائی تو اپنی طرف سے کوئی توجیہہ پیش نہیں کی بلکہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ علم

کی بناء پر تفسیر فرمائی۔ ایک کشف کی صورت میں آپ نے دیکھا۔ ضروری نہیں کہ ہر مضمون کشف کے طور پر ہی بیان کیا گیا ہو۔ بہت سے ایسے مضامین ہیں جن میں اعداد کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ مثلاً حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مقطعات کے اعداد سے متعلق بہت گفتگو فرمائی ہے اور بہت کچھ لکھا ہے اور اس سے تاریخ اسلام میں ہونے والے واقعات کا استنباط فرمایا ہے، لیکن وہاں بھی ایک بات قابلِ غور ہے کہ جن امور سے آپ نے استنباط فرمایا اُن کی بنیاد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر رکھی ہے۔ مثلاً الٓمّٓ کے اعداد کی طرف جو توجہ مبذول ہوئی تو اس کی بنیاد بھی وہ تفسیر تھی جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بیان فرمائی۔ اسی طرح الٓمّٓ کے اعداد کی طرف اگر توجہ مبذول ہوئی تو وہ بھی حضرت اقدس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے ارشاد کے تابع تھی۔ آگے پھر استنباط کے رستے کھلے ہیں لیکن بُنیاد بہر حال وہی تھی جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود قائم فرمائی تھی۔

پس میرا استنباط بھی اس بات پر تھا کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کشفاً دکھایا گیا کہ اس سورۃ کے اعداد خاص معانی رکھتے ہیں اور زمانہ کی تعیین کے لیے استعمال کیے گئے ہیں اس لیے میں نے یہ استنباط کیا لیکن میرے استنباط سے اگر کوئی اختلاف کرے تو اس کو حق ہے کیونکہ یہ بہر حال میرا استنباط ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے استنباط سے کسی کو اختلاف کا حق نہیں۔ تاہم میرے استنباط سے اگر کوئی اختلاف کرے بھی تب بھی جو مضمون میں نے بیان کیا ہے وہ اپنی جگہ درست ہے یعنی اس مضمون کی صحت پر اس کا کوئی بھی اثر نہیں پڑتا کہ ان اعداد میں عصر کی رات والا وہ زمانہ مراد ہے یا نہیں یا کچھ اور مراد ہے کیونکہ عصر کے ان معنوں میں جہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اُولیٰ مُراد ہے وہاں بعثت ثانیہ بھی مُراد ہے۔ یہ معنے اپنی ذات میں لازماً درست ہیں اس میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں کیونکہ یہ استنباط خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ عصر میں جو مضمون بیان ہوا ہے اس کا میرے زمانہ سے بھی تعلق ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھی اس مضمون کو کھول کر بیان کیا اور ویسے عقلاً ہونا بھی یہی چاہیئے کیونکہ قرآن کریم نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بعثتیں

بیان کیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

یہ پہلی بعثت ہے اور اس کے معاً بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۝

(سورۃ جمعہ آیت نمبر ۳-۴)

وہی رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخرین میں بھی مبعوث ہوں گے۔ کن آخرین میں؟ اُن آخرین میں جن کا اوّل گروہ یعنی صحابہؓ سے ابھی کوئی تعلق قائم نہیں ہوا۔ ان کے درمیان فاصلے ہوں گے۔ خواہ زمانہ کے فاصلے مُراد لیے جائیں خواہ وہ ظاہری جغرافیائی فاصلے ہوں یعنی ہر قسم کے فاصلے ان کے درمیان حائل ہوں گے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ وہ آخر میں آنے والے، اوّل لوگوں سے ابھی تک نہیں مل سکے ان میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ذریعہ یہ خوشخبری پوری ہوتی اس خوشخبری کو قرآن کریم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بعثت

قرار دے رہا ہے تو اگر آخر کا مضمون حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے تعلق رکھتا ہے تو لازماً یہ تو ہو نہیں سکتا کہ بعثت کے ایک حصہ سے تعلق رکھتا ہو اور دوسرے حصہ سے تعلق نہ رکھتا ہو، اوّل سے تعلق رکھتا ہو اور آخر سے تعلق نہ رکھتا ہو۔

پس خلاصۃً مضمون یہ بنے گا کہ اگر عصر سے رات کے معنے لیے جائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو پہلی رات وہ مراد ہے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات کو دن میں تبدیل فرمایا۔ یہ وہ زمانہ ہے جس کے متعلق قرآن کریم کہتا ہے۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ خشکی بھی فساد میں مبتلا ہو گئی اور تری بھی فساد میں مبتلا ہو گئی۔ دُنیا دار بھی فسادی ہو گئے اور مذہبی لوگ بھی فسادی ہو گئے اُس وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس گہری رات کو دن میں تبدیل فرمایا۔ اور والعصر کا یہ بھی معنی ہو گا کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے ایک عرصہ کے بعد دُنیا پر دوبارہ رات چھا جائے گی دوبارہ وہ نقشہ ظاہر ہو گا کہ خشکی اور تری دونوں فساد میں مبتلا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ پھر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض سے اُس رات کو دن میں تبدیل فرما دے گا۔ اور یہی وہ پَو پھوٹنے اور رات کو دن میں تبدیل کرنے کا مضمون ہے جس کی طرف مَیں نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں جماعت کو متوجہ کیا تھا اور وہ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ میں بیان کیا گیا ہے اور اس کی تفسیر یوں بیان فرمائی ہے اور اس کا طریق کار یہ بیان فرمایا ہے۔

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ،

فرمایا راتوں کو دن بنانا آسان کام نہیں ہوا کرتا یہ صرف کہنے کی بات نہیں کہ تفسیر کی اور لذتیں حاصل کر لیں بلکہ یہ

قربانی کا ایک بہت لمبا دور

ہے۔ جو راتوں کو دنوں میں بدلا کرتا ہے، اور وہ دَور اس طرح شروع ہو گا، ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو اپنے ایمان کی تجدید کریں گے اور عمل صالح پر قائم ہونگے، وہ صرف اپنے تک حق کو محدود کرنے پر راضی نہیں رہیں گے بلکہ لازماً اس حق کو دوسروں تک بھی پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ وہ خود بھی صبر کرنے والے ہونگے اور دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کرنے والے ہوں گے۔ یہ ہے صبح کا وہ مضمون جو اُس رات کے بعد بیان ہوتا ہے جو عموماً دنیا پر چھا جایا کرتی ہے۔

اَب مَیں اس دوسرے حصہ میں سے بھی صبر والے حصہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے بیان کیا تھا ہمارا کام بہت اہم ہے، ہمارا رستہ بہت مشکل ہے، ہمیں دُکھوں اور تکلیفوں میں سے گزرنا پڑے گا، کانٹوں سے پُر راہوں پر قدم رکھنا پڑے گا، پتھر کھا کے آگے بڑھنا ہو گا۔ اس لئے جب تک ہم میں صبر کی صفت نہ پیدا ہو جائے، جب تک ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع بہترین صبر کرنے والے نہ بن جائیں اس وقت تک ہم اس کام کو انجام دے ہی نہیں سکتے۔ صبر کے بغیر یہ کام سرانجام دینا ناممکن ہے بے صبری قوم کو اس قسم کے کام کی توفیق ہی نہیں مل سکتی۔

ابھی چند دن ہوئے ایک ایسی اطلاع ملی جس سے معلوم ہوا کہ جماعت میں خدا کے فضل سے ایسے صبر کرنے والے موجود ہیں۔ ہم صرف نظریاتی طور پر صبر کا پرچار نہیں کرتے بلکہ ہماری جماعت ایک ایسی زندہ اور فعال جماعت ہے اور قول و فعل میں ایسی صادق جماعت ہے اور اس کے اندر ایسے صبر کرنے والے لوگ موجود ہیں کہ جن کے نتیجہ میں بالآخر دُنیا کے دُکھ دور ہوں گے۔ چنانچہ لاڑکانہ کے ایک قصبہ وارہ میں چند دن پہلے

ایک نہایت دردناک واقعہ

رونما ہوا۔ ہمارے ایک احمدی دوست ماسٹر عبدالحکیم صاحب ارڑو تھے جو نہایت غریب طبیعت، نیک نفس اور بڑے اچھے اخلاق والے تھے۔ اُن کا اثر سارے شہر پر بھی اچھا تھا اور اپنے طلباء پر بھی اُن کا بہت ہی نیک اثر تھا اس لئے کسی ذاتی دشمنی کا تو اُن کے خلاف کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا لیکن کچھ عرصہ سے وارہ کے علماء نے ان کے قتل کے فتوے دینے شروع کئے اور اُن کو ایسے خطوط ملنے شروع ہوئے جن میں واضح طور پر قتل کی دھمکیاں دی گئیں اور کہا گیا کہ تم اپنے دین سے توبہ کر لو، اپنے مسلک سے ہٹ جاؤ ورنہ تمہارا انجام بہت بُرا ہو گا اور تمہیں بہت بُری طرح مارا جائے گا۔

مجھے بھی اُنہوں نے دعا کے لئے خط لکھا۔ مَیں نے اُن کو جواب میں لکھا کہ آپ خود بھی دعا کرتے رہیں اور صبر سے اپنے مسلک پر قائم رہیں، اس سے پیچھے ہٹنے کا یا رُوگردانی کرنے کا تو احمدی کے لئے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ کی جو تقدیر ہے وہ بہرحال ظاہر ہونی ہے۔

چنانچہ چند دن پہلے رات کے دو بجے کچھ لوگ جو غلطی سے اسلام کا ایک اور تصور اپنے دل میں بٹھائے ہوئے تھے کلہاڑیاں لے کر اُن کے گھر میں داخل ہوئے اور سوتے کو پکڑ کر پہلے تو کلہاڑی سے ذبح کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس پر جب انہوں نے مزاحمت کی تو پھر کلہاڑیوں کے کھلے وار کئے گئے۔ چنانچہ اُن کے جسم پر کلہاڑیوں کے اٹھائیس گہرے گھاؤ آئے۔ پھر انہوں نے اسی پر اکتفا نہ کی بلکہ اُن کی بیوی کو بھی کلہاڑیوں سے شدید زخمی کیا گیا، ان کی بچی پر بھی حملہ کیا گیا، اُن کے بیٹے کو بھی زخمی کیا گیا اور یہ کام پورا کر کے انھوں نے سمجھا کہ نعوذ باللہ من ذٰلک ہم نے اسلام کی فتح کے سامان کر لئے ہیں۔ لیکن

یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے

کہ ہمارے ان احمدیوں میں سے ایک بھی اپنے مسلک سے پیچھے نہیں ہٹا۔ بڑے صبر کے ساتھ وہ آخر وقت تک اپنے ایمان پہ قائم رہے اور انہوں نے اس سے سرِمو بھی انحراف کی راہ اختیار نہیں کی۔

یہ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ کی عملی تصویر ہے کہ ایک ایسی جماعت قائم ہونے والی ہے جو نہ صرف صبر کی تلقین کرے گی بلکہ خود صبر کا دامن پکڑ کر بیٹھ رہے گی اور جتنی بڑی سے بڑی آزمائش میں بھی اس جماعت کو مبتلا کیا جائے گا وہ صبر کا دامن نہیں چھوڑے گی۔ لیکن بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک صبر کرنے والے کے دکھ کو دیکھ کر اور اس کی تکلیف سے متاثر ہو کر کم حوصلہ والے لوگ صبر کا دامن چھوڑ دیتے ہیں۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی کا آپریشن ہو رہا ہو تو جس کا آپریشن ہو رہا ہوتا ہے اس کو تو اتنی تکلیف نہیں ہو رہی ہوتی جتنی دیکھنے والے محسوس کرتے ہیں۔ مَیں نے خود ایک نظارہ دیکھا ہے۔ ایک مریض کی دانت نکلواتے وقت جو حالت تھی اس کو دیکھ کر ایک نوجوان جو پاس کھڑا تھا بے ہوش ہو کر گر پڑا لیکن جس کا دانت نکالا جا رہا تھا اس کو پرواہ بھی نہیں تھی۔

مَیں نے اس لئے اس مضمون کو اُٹھایا ہے کہ ایسے واقعات رونما ہونگے۔ ہماری تقدیر میں یہ لکھے ہوئے ہیں۔ یہ تو ہمارے ساتھ پیش آئیں گے۔ بیٹوں کے سامنے باپ ذبح کئے جائیں گے۔ باپوں کے سامنے بیٹے ذبح ہوں گے۔ عورتیں بیوائیں ہوں گی۔ بچے یتیم ہوں گے۔ جس مسلک کو ہم نے اختیار کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے اور جس رستہ کو ہم نے پکڑا ہے یہ تو وہ رستہ ہے جس کی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نشاندہی فرمائی ہے۔ اس رستہ پر چلتے ہوئے

مصائب و مشکلات کا سامنا

ناگزیر ہے لیکن میں اپنے ان دوستوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں جو کمزور ہیں کہ وہ اپنی بے صبری کے ذریعہ ان لوگوں کی قربانیوں کو ضائع نہ کریں جو صبر پر قائم ہیں اور صبر پر قائم رہینگے اور ہرگز کوئی ایسا ردّعمل نہ دکھائیں جس کے نتیجہ میں ہمارے صبر کرنے والوں کا صبر ضائع ہو جائے۔ ہم نے کامل سکون کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اور اس سے دعائیں کرتے ہوئے اس رستہ پر آگے بڑھتے چلے جانا ہے اور ظلم کے جواب میں ظلم نہیں کرنا۔ ہماری سرشت میں یہ بات داخل کر دی گئی ہے اور ہم نے اس کی حفاظت کرنی ہے ہمیں اس طور پر بنایا گیا ہے کہ ہم نے ظلم برداشت کرنے ہیں مقابل پر ظلم نہیں کرنا۔

غرض میں جماعت کو بار بار نصیحت کرتا ہوں

کہ جو کچھ بھی سر سے گزر جائے پرواہ نہ کریں اور پورے صبر کے ساتھ اپنے مسلک پر قائم رہیں۔ دعائیں کریں اور

اللہ تعالےٰ کی مدد کے طالب

رہیں اور یاد رکھیں کہ ہم نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے بدلے خود نہیں اتارنے۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اسوہ ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے اس کو چھوڑ کر ہم کہاں زندگی تلاش کریں گے صرف وہی زندگی کا ایک رستہ ہے۔ جب قوموں کو ایسے دور سے واسطہ ہو جو صبر کا دور کہلاتا ہے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت بھی ان کے صبر کے پیمانہ کو لبریز نہیں کر سکتی وہ یوں نہیں چھلکا کرتا بلکہ چھلکتا ہے تو دعاؤں میں آنسوؤں کے ذریعہ چھلکتا ہے لیکن ظلم کے بدلہ ظلم کی صورت میں نہیں چھلکتا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو صبر کا دور تھا وہ مکی دور تھا۔ ویسے تو تمام زندگی آپ صبر پر قائم رہے لیکن مکی دور میں صبر کو ایک نمایاں حیثیت حاصل تھی۔ حضرت خباب رضی اللہ تعالےٰ عنہ جن پر بہت مظالم ہوتے تھے اور بہت تکلیفیں دی جاتی تھیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آنحضور اس وقت اکیلے خانہ کعبہ کے سایہ تلے بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اب تو دکھوں کی حد ہو گئی، صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میری بات سنکر آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ تمتما اٹھا اور فرمایا کہ دیکھو! تم سے پہلے ایسے لوگ گزرے ہیں جن کے گوشت کو لوہے کی کنگھیوں سے اس طرح نوچا گیا۔ کہ ہڈیوں سے گوشت الگ کر دیئے۔ لیکن انہوں نے

صبر کا دامن نہیں چھوڑا

اور اپنے مسلک سے انحراف نہیں کیا۔ پھر آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو! تم سے پہلے ایسے لوگ گزرے ہیں جن کے سر کو آروں سے اس طرح چیرا گیا کہ ان کے سر دو نیم ہو گئے لیکن نہ تو وہ اپنی زبان پر بے صبری کا کوئی کلمہ لائے اور نہ اپنے دین سے انہوں نے انحراف کیا۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہہ کر فرمایا کہ لازماً میرا خدا اپنے کام کو پورا کرے گا جو اس نے میرے سپرد فرمایا ہے۔ لازماً اللہ تعالےٰ اپنے وعدوں کو پورا کرے گا۔ یہاں تک کہ عرب کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک اسلام پھیل جائے گا اور

امن و امان قائم ہو جائے گا

اگر کوئی شخص سفر کرے گا تو خواہ وہ تنہا اور کمزور ہے پھر بھی اس کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔

پس میں بھی جماعت کو یہ کہتا ہوں کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو اصدق الصادقین تھے۔ آپ کے منہ سے نکلے ہوئے قول اور آپ کے منہ کی نکلی ہوئی باتیں لازماً اٹل ہیں وہ لازماً پوری ہونگی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبر کا جو رستہ تجویز فرمایا تھا اس کو پکڑے رکھیں۔ اب لازماً وہ انقلاب آئے گا۔ وہ انقلاب ہم نے برپا نہیں کرنا وہ خدا کے فضل سے برپا ہوگا۔ ایسے ملک جہاں صبر کے نمونے دکھائے جائیں گے۔ وہاں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک احمدیت پھیل جائے گی اور اگر ساری دنیا کے احمدی صبر دکھائیں گے تو تمام دنیا کو اللہ تعالےٰ احمدیت سے بھر دے گا۔ یہاں تک کہ

اس جماعت پر سورج غروب نہیں ہوگا

یہ ہے وہ پیغام جو آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنین کو دینا چاہتے ہیں اور یہی وہ مضمون ہے جو سورۃ عصر میں بیان ہوا ہے۔ جو راتوں کو دن بنانے والا مضمون ہے۔

مجھے بعض دفعہ تعجب ہوتا ہے۔ بعض لوگ بڑی بے صبری سے لکھ دیتے ہیں کہ اب کیا ہوگا۔ اب تو قبریں اکھاڑ کر ہمارے مردے باہر پھینکے جانے لگے ہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ ایک مُردہ کیا تمام احمدیوں کی لاشیں بھی اکھاڑ کر پھینک دی جائیں تب بھی وہ اپنے مسلک سے نہیں ہٹیں گے اور ہرگز نہیں ہٹیں گے۔ وہ اپنے رب کریم پر توکل کرتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں گے اور کسی صورت میں صبر کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ ہم مظلوم بن کر زندہ رہنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور مظلوم بن کر ہی زندہ رہیں گے۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ ہم پر ظلم کا داغ کبھی نہیں لگ سکے گا۔

پس

احباب جماعت کو چاہیئے

کہ وہ خدا کی راہ میں ہر دکھ اور تکلیف برداشت کریں۔ خدا پر توکل کریں اور اس سے دعائیں کریں۔ پھر دیکھیں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل آپ پر کس طرح نازل ہوتے ہیں۔ یہی ہماری تقدیر ہے اسی تقدیر کے ساتھ ہم نے آگے بڑھنا ہے۔ اسی طرح ہم نے دنیا کو فتح کرنا ہے۔ صبر اور نصیحت یہی دو ہتھیار ہیں جو ہمیں عطا کئے گئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ صبر اور نصیحت کے طریق پر قائم رکھے۔ ہمارا محمد و مددگار ہو ہمارے حق میں وہ ساری خوشخبریاں پوری فرمائے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبر کرنے والوں کو دی ہیں اور وہ تمام خوشخبریاں پوری فرمائے جو غلبہ اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات سے وابستہ تھیں۔ حقیقت ہے کہ آج ہم وہ روحیں ہیں جن کے ذریعہ

دنیا میں انقلاب برپا ہوگا

ہم وہ انقلابی ہیں جن کے ذریعہ ایک نہ ایک دن ضرور دنیا کی تقدیر بدل جائے گی۔ ہم نے دکھوں کو راحتوں میں بدلنا ہے۔ ہم نے راتوں کو دنوں میں بدلنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

ربوہ کو مثالی شہر بنائیں!

ربوہ کی سرزمین جس طرح روحانی برکات سے مملوء ہے ویسے ہی اسے ظاہری طور پر بھی سرسبز وشاداب اور صفائی کے لحاظ سے معیاری ہونا چاہیئے۔ عموماً جلسہ سالانہ سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی تحریک پر ربوہ کی صفائی کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے اور اس کے بعد عموماً اس اہم اور مستقل فریضہ کو نظر انداز کیا جاتا ہے حالانکہ صفائی کا یہ کام مستقل بنیادوں پر ہونا چاہیئے اور ربوہ میں بحیثیت مجموعی صفائی کا بہت اعلیٰ معیار ہونا چاہیئے۔ صفائی کا معیار بہتر ہونے سے مکھی اور مچھر کی افزائش کا بھی سدباب نسبتاً آسان ہو جائے گا۔ لہٰذا مندرجہ ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے:۔

(۱) اپنے جسم اور لباس کی صفائی کا خصوصی خیال رکھیں

(۲) اپنے گھر کی صفائی روزانہ کی جائے اور گھر کا کوڑا کرکٹ ایک گڑھا صحن کے اندر کھود کر ڈالا جائے جسے دو تین روز بعد جلا دیا جائے یا اینٹوں سے دیوار کے ساتھ ٹینکی کی طرز پر چوکور گڑھا بنا کر اس میں گند پھینکتے رہیں اور کچھ دنوں بعد اسے جلا دیں۔

(۳) گندگی گھر سے باہر نہ پھینکیں۔ اس امر کا صدران محلہ خصوصیت سے جائزہ لیتے رہیں کہ گھروں سے گندگی باہر نہ پھینکی جائے۔

(۴) ایک دفعہ اپنے اپنے محلہ کا پورا سروے کر کے جائزہ لیں:۔

(ا) عارضی گندگی کے ڈھیروں کو صاف کریں اور پھر وہاں پر گندگی نہ پھینکنے دیں۔

(ب) مستقل گندگی کے ڈھیروں کو جلا دیا جائے اور دبا دیا جائے۔

(ج) فلتھ ڈپو (جہاں بہت زیادہ گندگی ہے) کی نشاندہی کی جائے تاکہ کمیٹی کے تعاون سے انہیں کسی اور جگہ منتقل کیا جائے۔

(د) جمعداروں کو ہدایت کی جائے کہ وہ صرف معین جگہوں پر ہی گندگی پھینکیں اور ادھر اُدھر اپنی مرضی سے گندگی کے ڈھیر نہ بنائیں۔ ان کے لئے جگہ کا مخصوص کرنا صدر صاحب محلہ کی ذمہ داری ہوگی۔

(۵) اپنے اپنے محلہ میں نالیوں کی درستی کریں۔ کچی نالیوں کی بجائے پکی نالیوں کا انتظام کریں۔ ایک منظم سکیم کے تحت گند سے پانی کے نکاس کا انتظام کریں۔

(۶) محلہ میں جہاں گندہ پانی کھڑا ہے اس کے سدباب کے لئے سکیم بنائی جائے تاکہ آئندہ نہ کھڑا ہو۔

(۷) خالی جگہوں پر جہاں بلا ضرورت پھاڑی کیکر اُگے ہوئے ہیں ان کو کاٹ کر صاف کیا جائے اور وہاں پر سایہ دار اچھے درخت ایک ترتیب سے لگائیں۔

(مرزا محمد الدین ناز سکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی)

ربوہ کی اضافی بستیوں کے مکین متوجہ ہوں!

ربوہ کی اصل آبادی کے مکانوں اور پلاٹوں کا مکمل ریکارڈ موجود ہے مگر ربوہ کی اضافی بستیوں میں جن دوستوں نے مکان بنائے ہیں یا پلاٹ خریدے ہیں ان کا کوئی ریکارڈ نہیں۔ یہ محسوس کیا گیا ہے کہ ان کا بھی مکمل ریکارڈ ہونا چاہیئے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن احباب نے ربوہ کے ساتھ اضافی بستیوں میں مکان بنائے ہیں یا پلاٹ خریدے ہوئے ہیں وہ اپنے کوائف سے فوری اطلاع دیں جس آبادی میں مکان یا پلاٹ ہو وہ بھی لکھیں۔

محلہ دارالعلوم اس اعلان میں شامل نہ سمجھا جائے کیونکہ اس کا ریکارڈ ہے لیکن جن احباب نے چھنیاں میں زمین خریدی ہوئی ہے یا مکان بنائے ہیں وہ بھی اطلاع دیں

(ناظر امور عامہ)

نکاح کی مبارک تقریب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ ۱۵/۸/۸۳ کو مسجد مبارک میں بعد نماز عصر عزیز ریاض الدین شمس مقیم امریکہ ابن حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے نکاح کا اعلان مبلغ چھ ہزار ڈالر حق مہر پر بہمراہ عزیزہ عالیہ نسیم صاحبہ بنت مکرم چوہدری حشمت علی صاحب اسلام آباد فرمایا۔

خطبہ نکاح کے دوران حضرت مولانا صاحب نے عزیز ریاض الدین شمس کے خاندان کے اخلاص اور خدمت احمدیت کا ذکر کیا۔ عزیز کے دادا تین بھائی تھے جو سیکھوانی برادران کے نام سے معروف تھے۔ اور تینوں ہی بہت مخلص احمدی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک مجلس میں ایک دفعہ ان کا ذکر ہوا تو حضور اقدس نے فرمایا:۔

"مخلص آدمی ہیں۔ ہمیشہ اپنی طاقت سے بڑھ کر خدمت کرتے ہیں۔ تینوں بھائی ایک ہی صفت کے ہیں۔ میں نہیں جانتا کون ان میں سے دوسروں سے بڑھ کر ہے۔" (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۳۵۵)

عزیز کے والد حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم اپنے وقت میں سلسلہ کے چوٹی کے عالم، بلند پایہ خطیب اور اعلیٰ درجہ کے مصنف تھے۔ جنہیں حضرت المصلح الموعود کے ساتھ لمبا عرصہ خدمت اسلام اور احمدیت کی توفیق ملی۔ آپ کی انہی جلیل القدر خدمات کی وجہ سے ہی حضور نے آپ کو "خالد احمدیت" کے خطاب سے نوازا تھا۔

اپنے خطبہ میں محترم مولانا صاحب نے ان افضال کا بھی ذکر کیا۔ جن سے اللہ تعالیٰ نے حضرت شمس صاحب مرحوم کی اولاد کو نوازا ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے باعث رحمت و برکت بنائے اور جانبین کو اپنے فضلوں سے نوازے۔

(عبد الواحد۔ نائب ناظر اصلاح وارشاد)

درخواست ہائے دعا

قارئین الفضل سے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اسلام واحمدیت کی حقیقی خادمہ بنائے دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے نیز نیک اور صالح اعمال بجالانے کی توفیق عطا کرے حسنات دارین سے نوازے۔ آمین (نسیم بشریٰ بنت عارف محمد۔ فیکٹری ایریا ربوہ)

■ مکرم بشیر احمد صاحب پرویز نیورن برگ مغربی جرمنی کی اہلیہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ عنقریب فیصل آباد میں ان کا اپریشن ہو رہا ہے وہ اپریشن کے کامیاب ہونے اور ان کی کامل و عاجل صحت کے لیے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

■ مکرم محمد صفدر صاحب ادکاڑہ کے بھتیجے عزیز لقمان احمد کو دو ہفتوں سے مسلسل بخار آرہا ہے بچے کی جلد اور کامل صحت کے لیے دعا کریں۔

■ مکرم ریاض احمد صاحب ۸۔۲/۱۰ بیت الودود دارالصدر شمالی اپنی جملہ پریشانیوں کے دور ہونے اور بابرکت روزگار کے سامان پیدا ہونے کے لیے درخواست دعا کرتے ہیں۔

■ مکرم اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ گارڈ ریلوے ملتان کے لڑکے بشارت احمد صاحب مہر ایک محکمانہ امتحان دے رہے ہیں۔ وہ ان کی نمایاں کامیابی کے لیے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

■ مکرم رضوان علی خان صاحب کورنگی کراچی (غیر از جماعت) درخواست دعا کرتے ہیں کہ انہیں جامشورو یونیورسٹی میں داخلہ مل جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بہتری کے سامان پیدا کرے اور جملہ پریشانیاں دور کرے۔

نئے سال کا بجٹ دو ماہ کے اندر بھجوا دیا جائے: (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکھڑا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش و چنبل، تبخیر معدہ، مردانہ و زنانہ خاص امراض کا
بفضلہ کامیاب علاج۔ بیرونی مریض بیماری کی مکمل کیفیت لکھ کر دوا طلب کریں!
مطب ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون ۶۳۴ رہائش ۵۲۴

احباب سے ضروری گذارش

بعض احباب اور ایجنٹ حضرات اپنی رقوم بینک ڈرافٹوں کے ذریعہ بھجواتے ہیں۔ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے ڈرافٹ بنام مینجر الفضل بذریعہ نیشنل بینک آف پاکستان ربوہ بھجوایا کریں۔

نیز ہر چیک پانچ روپے کی زائد رقم کا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ بنک والے ہر چیک سے پانچ روپے کمیشن کاٹ لیا کرتے ہیں۔ خاکسار احباب کا مشکور ہوگا۔ (مینجر الفضل ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت
پٹے نمبر کا حوالہ ضرور دیں

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
نیو پاک جیولرز
نمبر ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶
رہائش ۴۱۸۶۴۵
۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور ۔۔ ۱۰ ارشاد مان کالونی لاہور
۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائٹر:۔ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

احمد موٹرز فون نمبر ۴۰۴۴۵
آٹو موبائیل انجینئرز
۔ جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام۔
۔ گاڑیوں کی اطمینان بخش
۔ اوورہالنگ ۔۔ ڈینٹنگ
۔ پینٹنگ الیکٹرک ۔۔ ویل بیلنسنگ
۔ ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں
عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

فاستبقوا الخیرات
نیکی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

AL-FURQAN MOTORS LIMITED
Authorised Dealers of National Motors Ltd.
For Genuine TOYOTA Parts

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی
پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ کراچی ۔۳۔
فون: ۷۴۶۰۹

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ
ہیڈ آفس:۔ گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
فیکٹری:
گلوب انجینئرنگ کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروزوالا لاہور پر تشریف لائیں
فون دفتر:۔ ۶۸۱۲۶ گھر:۔ ۶۲۹۳۰ فیکٹری:۔ ۷۱۰۳۵۳
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ۔ چوک درزیہ کا ضلع سیالکوٹ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے:
آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھرا، دمہ، تبخیر معدہ، خارش، چنبل، بواسیر
زنانہ، مردانہ مخصوص امراض کا بفضلِ خدا تسلی بخش علاج

سرمہ نور اور آئی کاجل (رجسٹرڈ) مطب شفاخانہ رفیقِ حیات

گولبازار ربوہ
ٹرنک بازار سیالکوٹ

رعایتی کرایہ پر

شامیانے، قناتیں، کرسیاں، کراکری اور ہر قسم کا دوسرا متعلقہ سامان رعایتی داموں پر حاصل کیجئے

سادات ٹینٹ سروس اینڈ ٹریڈرز

چوک مسجد اقصیٰ
کالج روڈ ربوہ

ربوہ میں

چند باموقع پلاٹس اور دو باموقع مارکیٹیں قابلِ فروخت موجود ہیں۔ نیز ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لاویں۔

ہر قسم کی تعمیر ماہرین کی زیر نگرانی کروائیں نیز جدید قسم کے نقشہ جات بنوانے اور پاس کروانے کا معقول انتظام موجود ہے

آپ کا اپنا قابلِ اعتماد ادارہ

ندیم کنسٹرکٹر اینڈ پراپرٹی ڈیلر

ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ
فون ۵۲۱، ۴۳۱

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اطلاع برائے تبدیلی دکان

احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ خاکسار نے اپنی دکان واقعہ رحمت بازار ربوہ سے اقصیٰ روڈ پر منتقل کرلی ہے۔

میاں نسیم احمد طاہر گولڈ سمتھ ربوہ

ضرورت ہے

ہمیں اپنی کوئلہ کی کان (نیلا کالری) واقعہ نزد کھیوڑہ کے لئے ایک تجربہ کار اور دیانتدار کارکن کی ضرورت ہے جو کہ وہاں بطور انچارج کام کرسکے۔ کان پہلے سے چل رہی ہے۔ حساب کتاب اور کان کنی کے قواعد وغیرہ سے واقفیت ضروری ہے۔ اپنی درخواست مقامی امیر یا پریذیڈنٹ سے تصدیق کے بعد مندرجہ ذیل ایڈریس پر بھجوائیں یا رابطہ قائم کریں۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ دی جائے گی۔

رشید احمد ملک

آر۔ اے ملک اینڈ کمپنی ۲۶۔ شاہراہ قائداعظم پوسٹ بکس ۵۴۶ لاہور فون ۳۲۳۷۷۰، ۳۲۴۹۶۰

سچی بوٹی (ٹنکچر)

ہومیوپیتھک طریق پر تیار کردہ
سچی بوٹی (ٹنکچر)
پھوڑا پھنسی سے لیکر کینسر (CANCER) تک کیلئے مفید ہے۔ پینے میں آسان۔ فوری اثر کے لئے۔ قیمت فی اونس ۲۰/- ڈاک خرچ ۵/-

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۶-۶۰۷

طفیل کاجل

قیمت ۲/۵۰ روپے

آنکھوں کی خوبصورتی اور حفاظت کے لئے بہترین تحفہ

نرمہ شفا نور

قیمت ۲/۵۰ روپے

آنکھوں میں ٹھنڈک سکون پیدا کرتا۔ ککرے، دھند، پھولا، ناخونہ، سرخی اندھراتا میں ایک دو سلائی لگائیں دکھتی آنکھوں پر چھینٹے ان کو قدرے چھڑکیں

اکسیر دماغ و نظر

قیمت ۲/- روپے

نظر کے لئے بے حد مفید اس کے استعمال سے عینک اتر جاتی ہے۔ نظر کو تیز کرتا۔ معدہ و جگر دل و دماغ کو قوت دیتا۔ سر درد۔ کند ذہن اور کمزور حافظہ طالبعلموں کے لئے اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔

حکیم محمد طفیل رجسٹرڈ سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل جوہی حال کوئٹہ کلاتھ مارکیٹ ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین

حکیم انوار احمد جان

۵-۶-۷ اگست

دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے عام بھائی اور بہنیں نوٹ کرلیں

مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان
چوک اقصیٰ ربوہ فون ۵۵۸

ھو الناصر

اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے

الکریم جیولرز

ائیر کنڈیشنڈ
فون ۶۸۵۵۱۱

بازارِ فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی

پروپرائٹر۔ میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

مجید ٹاؤن رہائشی منصوبہ

نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
باقاعدہ منظور شدہ ہر نقص سے پاک

چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا ربوہ

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ

ایک انتہائی نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ پختہ سڑکیں مکمل ہوچکی ہیں

شکور پارک

ہاؤسنگ سکیم ربوہ
* ہر نقص سے پاک
* حق شفعہ سے مبرا
* مکمل ضمانت
* فوری رجسٹری اور فوری قبضہ

شکور پارک:۔ جسمیں پختہ سڑکیں نالیاں، بجلی میٹھے پانی کی سپلائی، ٹیلیفون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائے گی۔

شکور پارک:۔ بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ نامر آباد اور مبارک کالونی چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔

رابطہ کیلئے:۔
پروپرائٹر:۔ حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ
فون گھر ۴۱۶ فون دوکان ۶۱۴